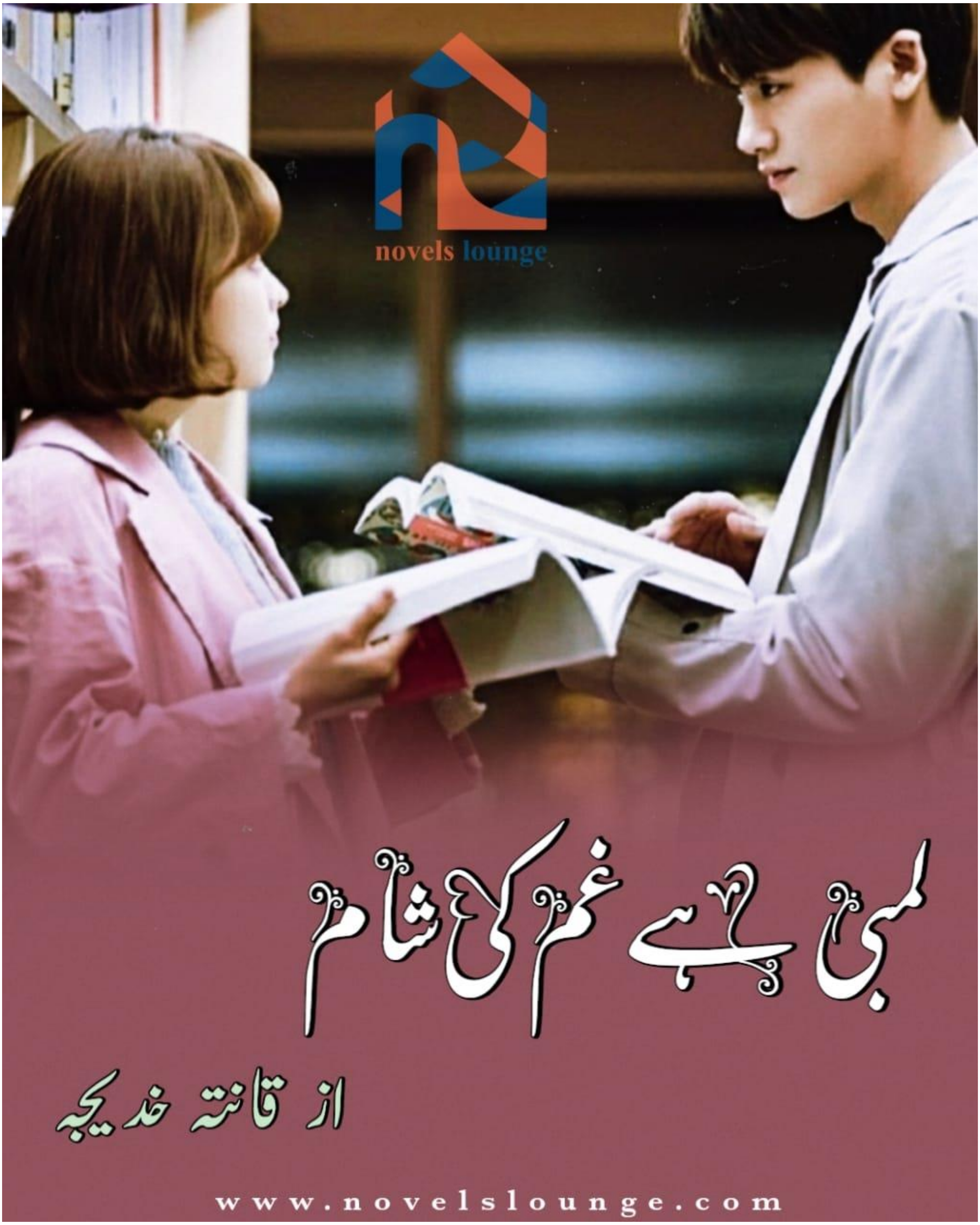
novels lounge
لمبی ہے غم کی شام
از قانتہ خدیجہ
www.novelslounge.com

لمبی ہے غم کی شام

از قلم قانتہ خدیجہ

قسط نمبر 5

دل مدعی کے حرفِ ملامت سے شاد ہے

اے جانِ جاں یہ حرف ترا نام ہی تو ہے

فنکشن کے ختم ہوتے ہی وہ غصے سے گھر میں داخل ہوئے کمرے کی جانب بڑھے، امید نے چونک کر گلفام خان کا یہ رویہ جانچا تھا۔

"کیا ہوا اماما سب ٹھیک ہے نا؟"اُس نے پریشے خان کو دیکھا جن کے چہرے پر واضع پریشانی کے آثار موجود تھے۔

"ہوں؟ہاں!کچھ نہیں تم جاؤ پڑھائی کرو"اُس کا گال تھپتھپائے وہ اپنے کمرے کی جانب چل دی۔

غصے سے کوٹ اتارے گلفام خان نے زور سے بیڈ پر دے مارا۔

"وہ شمشاد خود کو سمجھتا کیا ہے وہ؟"غصے سے اِدھر اُدھر چکر کاٹے وہ خود سے بولے۔

"خود کو سنبھالے گلفام، شمشاد قریشی کا اصل مقصد آپ کو زچ کرنا تھا اور آپ کو یوں دیکھ کر محسوس ہو رہا ہے کہ وہ شخص کامیاب ہو گیا!" پریشے نے کمرے میں داخل ہوئے انہیں رام کرنا چاہا۔

"نہیں پریشے میں خود کو نہیں سنبھال سکتا۔۔۔اس شخص کی باتیں ہتھوڑے کی مانند میرے سر میں لگ رہی ہیں۔۔۔ بھری محفل میں اس شخص نے میری بیٹی کی انسلٹ کی ہے۔۔۔میں اسے نہیں چھوڑوں گا!میری بے حد ذہین بچی کو کس طرح اس نے تمام لوگوں کے سامنے رٹے باز کہہ دیا یہ طعنہ میرے دل کو لگا ہے۔" گلفام خان کا پارہ ہائی ہو چکا تھا۔

"اسے جو کہنا ہے کہنے دے گلفام میں اور آپ ہم دونوں جانتے ہیں کہ ہماری امید ایک انتہائی ذہین، محنتی اور قابل بچی ہے۔۔۔شمشاد قریشی کو اُس کے ٹاپ کرنے پر جو زخم آیا تھا وہ آج تک نہیں بھرا تو اِس طرح زہر اگلا اُس شخص نے" پریشے خان کی آنکھوں میں بھی غصے کی جھلک دکھلائی تھی۔

"نہیں پریشے تم میرا پوائنٹ نہیں سمجھ رہی، اس انسان نے سو لوگوں کے سامنے، پوری سوسائٹی کے سامنے میری بیٹی کو رٹے باز کہا ہے۔۔۔اور جس انداز میں کہا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ دن دور نہیں جب میرے بیٹی کے لیے یہ لفظ ہر خاص و عام کی زبان پر ہو گا!"

"تو اب؟" پریشے خان نے پریشانی سے گلفام خان کو دیکھا تھا۔

"امید کو بلائیے!" کچھ سوچتے انہوں نے حکم جاری کیا۔ شوہر کی بات پر تیزی سے سر ہلائے وہ امید کو بلانے جا چکی تھی۔

"امید بیٹا کیا کر رہی ہو؟" دروازہ کھولے انہوں نے اندر جھانکا جو بک پر جھکی پڑھ رہی تھی۔

"جی ماما؟ وہ کچھ نہیں بس نیومیریکلز سولو کر رہی ہوں!" سر اٹھائے اس نے مصروف انداز میں جواب دیا۔

"تمہارے بابا بلا رہے ہیں تمہیں۔۔۔ان کی بات سن جاؤ" پریشے خان کا کہنا تھا کہ امید چوکنا ہوئی، دل کی دھڑکنیں بھی یکدم تیز ہوئیں۔

گلفام خان کا یوں اسے اچانک بلانا، وہ پریشان ہو چکی تھی۔۔۔ تیزی سے کتابیں سمیٹے وہ پریشے خان کے پیچھے ہی چل دی تھی۔

"بابا آپ نے بلایا؟" دونوں ہاتھوں کو باہم آپس میں مسلتی وہ کمرے میں داخل ہوئی۔

"ہوں آؤ امید بیٹھو یہاں!" انہوں نے بیڈ کے قریب موجود کرسی کی جانب اشارہ کیا۔

"جی بابا!" وہ اُن کے سامنے ٹک چکی تھی۔

"ایگزامز آنے والے ہیں۔۔۔تیاری کیسی چل رہی ہے؟"نہایت نرم لہجے میں سوال ہوا تھا۔

"میں بہت محنت کر رہی ہوں۔۔۔ان شاء اللہ اِس بار بھی ٹاپ کروں گی!۔۔مجھے پورا یقین ہے"وہ تیزی سے بولی۔

"ہوں!"گلفام خان نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"کیا تمہارے اِس یقین پر بھروسہ کر سکتا ہوں میں؟"انہوں نے سوالیہ نگاہوں سے امید کو دیکھا۔

"جی میں سمجھی نہیں۔۔"امید نے دونوں پر نگاہ ڈالی۔

"شمشاد قریشی کے بڑے بیٹے کی شادی ہے، مگر تمہارے ایگزامز کی بناء پر تمہیں وہاں نہیں لے کر گئے ہم۔۔۔تم سمجھ رہی ہو نا میری بات؟"ان کے پوچھنے پر امید نے افسردگی سے سر جھکائے اثبات میں ہلایا۔

"وہاں تمہارے غالباً تمام دوست اور فیلوز موجود تھے۔۔۔مجھے محسوس ہوا کہ تمہیں بھی ہونا چاہیے تھا، تم کل ہمارے ساتھ جاؤں گی شادی میں۔۔۔مگر! تمہیں ایک وعدہ کرنا ہو گا مجھ سے!"گلفام خان کی بات سنے امید کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔۔۔سر اٹھائے اس نے حیرت سے اپنے باپ کو دیکھا۔

"کیسا وعدہ؟"لہجہ عجلت بھرا تھا۔

"تمہیں اس سال بھی ٹاپ کرنا ہو گا امید۔۔۔وعدہ کرو مجھ سے تم اِس سال بھی ٹاپ کرو گی۔۔۔اول پوزیشن لاؤ گی۔۔۔اپنے باپ کا نام روشن کرو گی۔۔۔بولو منظور ہے؟"انہوں نے اپنی ہتھیلی اُس کے سامنے پھیلائے۔

امید کا دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔

"وعدہ بابا" تیزی سے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھے وہ بولی۔

دل خوشی سے پھولے نہ سما رہا تھا۔

"ٹھیک!اب جاسکتی ہو تم!"ان کی اجازت ملتے ہی وہ خوشی خوشی دروازے کی جانب بڑھی، پھر کچھ سوچ کر رکتی اُن کی جانب مڑی۔

"وہ ماما۔۔۔وہ"اس نے پریشے خان کی جانب دیکھا۔

"ہوں کیا ہوا؟کوئی ایشو ہے؟"

"وہ میرے پاس۔۔۔کپڑے۔۔۔"ہاتھ ملتے اُس نے اپنا ایشو بتایا۔

"اوہ!کل آجائے گے۔۔۔"انہوں نے اس کی پریشانی کو سمجھے جواب دیا۔

"میں سوچ رہی تھی کہ اگر ہم کل شاپنگ پر۔۔۔"

"لگتا ہے تیاری کافی تگڑی ہے تمہاری ایگزامز کی۔۔۔جو کل کا پورا دن ایک فضول قسم کے ایونٹ کی شاپنگ کرنے پر ضائع کرنے کا منصوبہ بنائے بیٹھی ہو!"گلفام خان کے سرد وسپاٹ لہجے پر امید نے آنکھیں میچے۔

"نن۔۔نہیں ایسا کچھ نہیں۔۔۔" تیزی سے بولی مبادا اسکے ماں باپ اپنا ارادہ ہی نہ بدل دے۔

"ہمم!جو بھی شاپنگ رہتی ہے تمہاری ماما کر لے گی۔۔۔بھولو مت دوست کے بھائی کی شادی ہے تمہاری نہیں جو شاپنگ پر وقت ضائع کرتی پھیرو تم اپنا۔۔۔اب جاؤ سو جاؤ۔۔۔ صبح اپنے شیڈیول کے مطابق اٹھ کر پڑھنا بھی ہے تمہیں۔۔۔ سمجھی!"

"جی بابا!"وہ سر جھکائے دھیمی آواز میں جواب دیتی اپنے کمرے کی جانب چل دی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی تیزی سے دروازہ لاک لگائے وہ پر مسرت چہرے سنگ یہاں سے وہاں چکر کاٹنے لگی۔۔۔مانو جیسے اُسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ آیا ابھی تھوڑی دیر پہلے واقعی اُس کے پیرنٹس نے اُسے ساتھ لیجانے کی بات کی تھی؟

دل تو چاہ رہا تھا کہ خوشی سے چیخے چلائے، جھوم اُٹھے۔۔۔لبوں سے ہنسی ہی ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔تیزی سے سٹڈی ٹیبل سے موبائل اُٹھائے واٹس ایپ سے پارس کی چیٹ نکالے میسج کیا تھا۔

"گیس واٹ؟"

"انکل آنٹی کل تمہیں فنکشن پر لا رہے ہیں؟" ایک منٹ کے اندر اندر پارس کا جواب موصول ہوا۔

امید نے حیرانگی سے آنکھیں پھیلائے اُس نے میسج کو دیکھا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا؟" ساتھ ہی 'حیرانگی' والا ایموجی بھی بھیجا۔

جواب میں پارس کا 'ہنسنے' والا ایموجی موصول ہوا۔

"افف پارس بتاؤنا!" وہ بیڈ پر چڑھتی چوکڑی مار کر بیٹھ گئی تھی۔

"جادو سے۔۔۔" پارس کا پھر سے جواب آیا۔

"پااارسسسس۔۔۔" چڑنے والے ایموجی کے ساتھ اُس کا نام لمبا سا کھینچ کر لکھتے امید نے اسے میسج کیا۔

"اپنے دوستوں کو دعائیں دو۔۔۔ یہ ہماری ہی وجہ سے ممکن ہوا ہے" پارس کے جواب پر وہ مزید بے چین ہوئی۔

"مطلب؟ وہ کیسے؟ پوری بات بتاؤ" تیزی سے میسج بھیجا۔

"ابھی نہیں بہت تھک گیا ہوں اور پھر بات لمبی ہو جائے گی۔۔۔کل شام میں آؤں گی تو بتاؤں گا۔۔۔اب سو جاؤ 'الو'(اس کے ابھی تک جاگنے پر الو کہا تھا پارس نے اُسے)میں بھی سونے لگا بہت زیادہ تھک چکا ہوں۔۔۔گڈ نائٹ!"وہ میسج بھیجے آف لائن ہو چکا تھا۔

مگر امید کو اب کیا خاک نیند آنی تھی۔۔۔کچھ گھنٹوں پہلے وہ جو بجھے دِل سے ایگزامز کی تیاری کر رہی تھی اب اتنی ہی خوش تھی۔۔۔دل چاہ رہا تھا کہ تیزی سے کل کا دِن آئے اور وہ فنکشن میں شرکت کر لے۔

انہی سوچوں میں رات کا ایک بج چکا تھا،وقت کا احساس ہوا تو وہ بھی سونے کی نیت سے لیٹ چکی تھی۔۔۔اور ٹھیک دو گھنٹوں بعد بغیر الارم کے اُس کی آنکھیں اپنے آپ کھل چکی تھی۔۔۔نیند کی کمی کے باعث آنکھیں لال تھیں،مگر جانتی تھی کہ اب نیند نہیں آئے گی۔۔۔ایک بار پھر پچھلی رات کی اپنے بابا کی بات یاد کرتے وہ خوشی سے مسکرا کر اٹھتی فریش ہوئے پڑھنے بیٹھ چکی تھی۔۔۔اپنے وقت کے مطابق پریشے خان نے اُس کے کمرے میں جھانکا تھا،اور اُسے انہماک سے پڑھتے دیکھ وہ پر سکون ہوئی۔

ڈر تھا کہ امید کو دی جانے والی اِس تھوڑی سی آزادی پر وہ آج کا دِن ضائع کرے شاید کچھ نہ پڑھے۔آج پارس شائد بہت تھکا ہوا تھا اِسی لیے اپنے طے شدہ وقت پر وہ بالکونی میں نہیں آیا تھا۔

پریشے خان اچھے سے تسلی کیے اپنے کمرے میں داخل ہوئی۔

"امید۔۔۔"

"نہایت دلجمعی سے پڑھائی کر رہی ہے۔۔۔ دیکھ لیجیئے گا اِس بار بھی ٹاپ وہی کرے گی" گلفام خان کے سوال مکمل ہونے سے پہلے انہوں نے مسکرا کر جواب دیا۔

"بلکل ایسا ہی ہو گا۔۔۔ اور پھر شمشاد قریشی کی شکل دیکھنے لائق ہو گی" گلفام خان تصور میں شمشاد قریشی کی اتری صورت دیکھے، خوش ہوتے واشروم کی جانب بڑھ گئے تھے۔

ہر دِن کی طرح آج بھی ناشتے کا دن عام تھا مگر امید کا چہرہ خوشی کے مارے بہت چمک رہا تھا، اس کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔۔ پورا ناشتہ اُس نے بے چینی سے کیا، وہ اپنی مدرسے فنکشنز کے حصاب سے اپنے کپڑے ڈسکس کرنا چاہتی تھی مگر ڈر بھی تھا کہ کہی اُس کے اس قدر پرجوش انداز کو دیکھے اُس کے والدین اپنا فیصلہ ہی نا بدل لے۔۔۔ اسی لیے خاموش رہنے میں عافیت جانی۔

شمشاد قریشی کے زیادہ رشتہ دار نہ تھا اور نہ ہی سونیا کے پیرنٹس کے کوئی اِتنے رشتے دار تھا اِسی لیے دونوں بچوں کے والدین نے اپنے تمام بزنس ریلیٹوز کو شادی کے تینوں دِن انوائیٹ کیا تھا۔

ناشتہ کیے وہ ایک بار پھر کتابیں کھولے بیٹھ گئی تھی مگر دماغ میں آج کا فنکشن گھومے جا رہا تھا، کچھ دیر میں اسے سامنے والے گھر سے کچھ آوازیں آئی تھیں، بالکونی میں جائے اُس نے دیکھا تو مہندی

کی ڈیکوریشن شروع ہو چکی تھی۔۔۔پارس ڈیکوریشن ٹیم کی مدد کیے انہیں گائیڈ کر رہا تھا جب نظر امید پر پڑی تو مسکرا کر ہاتھ ہلایا اور آج امید نے اس سے زیادہ بڑی مسکراہٹ اور جوش سے واپس ہاتھ ہلایا تھا، اس کے چہرے سے پھوٹتی خوشی اور ایکسائٹمنٹ دیکھ کر پارس ناچاہتے ہوئے بھی کھل کر ہنستا گیٹ سے اندر داخل ہوا، چہرے پر ہنوز مسکراہٹ قائم تھی۔۔۔گہری سانس اندر کھینچے مسکرائے وہ دوبارہ کتابوں کے سامنے آبیٹھی تھی۔

"امید!" تھوڑی دیر پریشے خان اُس کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"جی؟" وہ بال پوائنٹ رجسٹر پر رو کے پریشے خان کی جانب مڑی۔

"یہ کچھ ڈریسز تمہارے لیے پسند کیے ہیں اونلائن، ان میں سے جو اچھے لگے وہ سلیکٹ کرلو پھر میں جا کر آوٹلیٹ سے خرید لاؤں گی۔۔۔" وہ کچھ برانڈز کے کپڑوں کے ڈیزائن ٹیب پر اسے دکھائے بولی۔

امید نے ٹیب تھامے چند لمحے اُن سات ڈریسز کا جائزہ لیے، بلاآخر تین ڈریسز پسند کر لیے تھے، حالانکہ اُس کے پیرنٹس نے ابھی تک اُس سے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی کہ وہ تینوں دن جائے گی مگر پریشے خان کو کسی بھی اوبجیکشن کے بنا اُس کے چنے گئے کپڑے خریدنے جاتے امید نے سکون کی سانس لی۔۔۔کتنے سالوں بعد وہ ایسا کوئی فنکشن اٹینڈ کرنے والی تھی، یہ سوچ ہی کتنی خوش کن

تھی،یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی حبس زدہ جیل کے کمرے سے اُسے آزادی ملی تھی۔۔۔وہ ایک بار پھر سے شادی کے فنکشنز کو سوچتی کہی بہت دور سوچوں میں نکل چکی تھی۔

گاڑی کی آواز پر تیزی سے اٹھتے اس نے پردے کی اوٹ سے پریشے خان کی گاڑی کو سڑک پر نگاہوں سے اوجھل ہونے تک دیکھا تھا۔

خوشی کی انتہا یہ تھی کہ بات بے بات مسکرائے جا رہی تھی وہ۔۔۔دانت تھے کہ اندر ہی نہیں جا رہے تھے۔۔۔اس نے کتابیں کھولے پڑھنے کی کوشش کی مگر دماغ آج کچھ بھی پڑھنے پر آمادہ نہیں تھا۔۔۔سوچیں اپنے کپڑوں پر تھی۔۔۔پھر گھڑی کی جانب دیکھا،اب تک پریشے خان آوٹلیٹ پہنچ چکی ہو گی۔۔۔وہ سٹاف کو اس کے پسند کیے ڈیزائن کے کپڑے دکھائے انہیں خریدے پیمنٹ کر رہی ہو گی۔۔۔

کپڑوں کی ایکسائٹمنٹ میں وہ ناخن چباۓ بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگی،چار گھنٹے گزر چکے تھے مگر پریشے خان ابھی تک گھر واپس نہیں آئی تھیں۔۔۔آخر کیا وجہ ہوئی ہو گی؟کیا اُس کے سائز کے کپڑے ختم ہو گئے ہو گے؟یا تصاویر میں نظر آنے والے خوبصورت جوڑے اصل میں بھدے تھے؟یا پھر جس آوٹلیٹ پر اُس کی مدر گئی تھی وہاں وہ ڈیزائین موجود نہیں تھا!کئی سوچیں اُس کے دماغ پر حاوی ہو چکی تھی۔۔۔دوپہر کا وقت نکلے شام اتر آئی تھی۔۔۔

"کیا انہوں نے مجھے لے جانے کا ارادہ بدل دیا؟ ماما بنا شاپنگ کیے واپس آ گئی اور مجھے نہیں پتہ چلا" وہ خود سے بولتی مزید بے چین ہو گئی۔

"نہیں، نہیں امید اچھا اچھا سوچو، ایسا کچھ نہیں ہوا ہو گا، اور پھر میں تو صبح سے ہی کمرے میں ہوں، ماما کی گاڑی کے واپس آنے کی آواز نہیں سنی میں نے۔۔۔ کیا معلوم مجھے پتہ ہی نہ چلا ہو اور وہ واقعی واپس آ گئی ہو۔۔۔ افففف! ایسے ہی فالتو سوچیں دماغ پر حاوی کر لی تو ہو گیا ٹاپ مجھ سے۔۔۔ کم آن امید لمبی سانس لو۔۔۔ اِن منفی سوچوں کو خود پر حاوی مت ہونے دو۔۔۔ ایسا کرتی ہوں تھوڑی دیر پڑھائی کر لیتی ہوں۔۔ ہاں یہی ٹھیک ہے۔۔" خود سے باتیں کیے وہ پڑھنے بیٹھ چکی تھی۔

مزید ایک گھنٹا گزر چکا تھا، اب کے امید پڑھنے بیٹھی تو ہر شے کا ہوش بھلا دیا۔۔۔ اُسے پریشے خان کی واپسی کا علم تک نہ ہو سکا تھا۔

چند لمحوں بعد پریشے خان کمرے میں داخل ہوئے تو امید کو انہاک سے پڑھتے دیکھ انہوں نے سکون کی سانس لی۔۔۔ امید کو دیکھ کر انہیں علم ہی نہ ہو سکا کہ اس نے پورا دن پڑھائی نہیں کی تھی۔

"امید؟"

ان کی پکار پر وہ چونکتی سیدھی ہوئی۔

"ماما آپ! آپ کب آئی؟" وہ حقیقتاً حیران ہوئی، اسے زرا خبر نہ ہو پائی تھی۔

"بس ابھی ابھی۔۔۔ تمہاری پوری شاپنگ کر آئی ہوں، ڈریسز کے ساتھ میچنگ جیولری اور سینڈلز بھی لے لیے ہیں میں نے۔۔۔ اب ایسا کرو، اپنی سٹڈی وائنڈ اپ کرو اور شاور لے لو۔۔۔ ہمیں ڈیڑھ گھنٹے تک نکلنا ہے" انہوں نے بیڈ پر بیگز رکھے اُسے ہدایت دی۔

"جی ماما بس یہ کچھ کوئسچنز سولو کرلوں۔۔۔ بس آدھا گھنٹا مزید" وہ مسکراتی دوبارہ اپنی کتاب پر جھک گئی۔

کپڑے دیکھنے کی بے انتہا خوشی تھی مگر فلحال اُس کا پورا فوکس اپنی پڑھائی کی جانب تھا، پریشے خان خوش ہوتی کمرے سے جا چکی تھی۔۔۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ دوبارہ اُسے یاد کروانے آئی تو اُنہیں واشروم سے پانی گرنے کی آواز سنائی دی۔۔۔ وہ تیزی سے امید کے بند رجسٹر کی جانب بڑھی اور اسے کھولا۔

انہیں کنفرم کرنا تھا کہ آیا واقعی امید نے پڑھائی کی تھی یا پھر انہیں دکھانے کو وہ پڑھنے کی اداکاری کر رہی تھی، شاپنگ پر جانے سے پہلے وہ غور سے دیکھ چکی تھی کہ امید کون سا کوئسچن سولو کر رہی

تھی اور اب جب اُس کا رجسٹر کھولا تو انہوں نے سکون کی سانس لی،وہاں بہت سارے کوئسچن سولو کیے تھے امید نے،یعنی اُس نے واقعی پڑھائی کی تھی۔

پانی رکنے کی آواز سنتے وہ رجسٹر بند کیے بیڈ پر آ بیٹھی تھی۔

"ماما آپ یہاں؟"امید انہیں کمرے میں دیکھ کر چونکی۔

"ہاں بس تمہیں ہی دیکھنے آئی تھی۔۔۔تم تیار ہو جاؤ"وہ مسکرا کر کہتی چلی گئی تھی۔

امید کندھے اچکائے بال ہیر ڈرائیر سے سکھائے،بیگ سے اپنے کپڑے نکال چکی تھی۔

مہندی کے فنکشن کے لیے اُس نے نارنجی رنگ کا تھری پیس گرارہ پسند کیا تھا۔گرارے کے ساتھ کی میچنگ گولڈن ہیلز اور جھمکے نکالتے وہ خوشی خوشی تیار ہونے لگی۔

"کیا بات ہے بیگم آج بہت خوش ہیں آپ؟"پریشے خان کو مسکراتے دیکھ گلفام خان نے مسکرا کر سوال کیا۔

"ہمم!پہلے مجھے ڈر تھا مگر اب لگ رہا کہ امید کو ساتھ لیجانے کا فیصلہ سہی ہے"

"میں سمجھا نہیں کیسا ڈر؟"گلفام خان نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔

"مجھے ڈر تھا کہ شادی پر جانے کے شوق میں امید اپنی پڑھائی گول نہ کر دے۔۔۔ مگر اب میں نے اُس کا رجسٹر چیک کیا، اُس نے آج کا دِن بھی ضائع نہیں کیا اور دل لگا کر پڑھائی کی۔۔۔ نجانے کیوں مگر میرا دل کہتا ہے کہ اِس بار ہماری بیٹی سو فیصد ٹاپ کرے گی۔۔۔ وہ بہت محنت کر رہی ہے" وہ چمکتی آنکھوں کے سنگ گویا ہوئی۔

"ماما؟" اِتنے میں امید نے دروازے پر ناک کیا تھا۔

"اندر آجاؤ امید۔۔۔" ان کی اجازت ملتے وہ دونوں ہاتھوں سے گرارہ تھامے مسکراتی اندر داخل ہوئی۔

"ماشااللہ" دونوں میاں بیوی بیک وقت ہمکلام ہوئے۔

"ماما وہ مجھے اپنے بال کرل کرنے ہیں، آپ کر دے گی؟" اس نے جھجھکے مسکرائے پوچھا تھا۔

"ماما کو پندرہ منٹ دو وہ تیار ہو جائے تو کر دے گی۔۔۔ اوکے؟" اُن کے کہنے پر وہ گہرہ مسکراتی تیزی سے سر اثبات میں ہلائے تیزی سے اپنی ہیلز پہننے کے لیے اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔

اس کی تیزیوں پر دونوں میاں بیوی ہنس دیے تھے۔

"پاگل!"

"میری معصوم بیٹی"

پریشے خان اور گلفام خان دونوں کے الفاظ مختلف تھے۔

تقریباً گھنٹے بعد وہ تینوں تیار شمشاد قریشی کے گھر کی جانب نکلے تھے۔

امید نے سائیڈ مانگ نکالے بالوں کو لوز کرلز ڈال رکھے تھے۔

وہ بہت زیادہ خوش تھی، دل چاہ رہا تھا چار قدم کا فاصلہ اُڑ کر مکمل کر لے۔۔۔ گیٹ نے اندر داخل ہوئے ہی اُسے ہمنہ نظر آئی۔۔۔ جسے دیکھتے امید 'ہمنہ' کی سدا لگائے تیزی سے اس کی جانب بڑھی۔

پریشے اور گلفام خان اس کی پھرتیوں پر سر جھٹکتے مسکرائے بڑوں کی جانب بڑھے۔

"امید۔۔۔ اوہ امید مجھے یقین نہیں آرہا میں سچ میں تمہیں دیکھ رہی ہوں "ہمنہ تو باقاعدہ رودی تھی۔

"کم روؤں ہمنہ تم نے تو واٹر پروف مسکارہ بھی نہیں لگایا، آنسوؤں سے بہہ جانا ہے" حسام اُس کے پیچھے آتا بے زاریت سے بولا تو ہمنہ نے امید سے الگ ہوئے غصے سے اسے گھورا۔ پارس اور سدرہ بھی انہیں جوائن کر چکے تھے۔

"تھینک یو سو مچ گائز۔۔۔مجھے نہیں معلوم تم سب نے یہ کیسے کیا لیکن میرے پیرنٹس کو منانے کے تھینک یو" وہ خوشی سے مسرت لہجے میں بولی، آنکھیں ہلکی نم تھی تشکر کے احساس سے۔۔۔وہ دوست جن پر ہمیشہ اس نے اپنی پڑھائی کو ترجیح دی، وقت آنے پر انہی دوستوں نے دوستی کا اصل حق ادا کیا تھا۔

"امم! اس شکریہ کی اصل حقدار سدرہ ہے امید۔۔۔سدرہ کے پلان کی وجہ سے ہی تم اس شادی میں شرکت کر سکی۔۔۔" ہمنہ نے سدرہ کی جانب اشارہ کیا۔

"مطلب میں سمجھی نہیں!"

جس پر ہمنہ نے اسے سدرہ کا پلان سنائے تماما جرے سے آگاہ کیا۔

"سدرہ کی وجہ سے ہی یہ سب ممکن ہوا۔۔۔تو تمہارے شکریہ کی اصل حقدار وہی ہے"

ہمنہ کے بتانے پر امید سدرہ کی جانب بڑھی جو امید کو اپنی جانب آتے دیکھ جذبذ سی ہوتی اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

"تھینک یو سدرہ تھینک یو سو مچ۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہی میں تمہارا شکریہ کیسے ادا کروں" وہ گلے لگائے بولی۔

"نہیں،، نہیں شکریہ والی کوئی بات نہیں۔۔۔ بھلے ہم دونوں دوست نہیں مگر ہم ایک گروپ کا حصہ ہے، تم ہمنہ، حسام اور پارس کے لیے بہت اہم ہو اور ان کے توسط سے میرے لیے بھی امید۔۔۔ میں نے جو کیا دوستی میں کیا" تیزی سے سر نفی میں ہلائے سدرہ نے جواز دیا۔

"پھر بھی سدرہ میں تمہاری دوست نہیں تھی، یہ ایک بہت بڑا احسان ہے تمہارا، جسے شائد میں کبھی اتار نہ پاؤں" امید ایموشنل ہو رہی تھی۔

"ایک طریقہ ہے احسان اتارنے کا" سدرہ کچھ سوچتے بولی۔

"کیا؟" امید نے اسے چونکتے دیکھا۔ (کہی وہ امید سے اس کے نوٹس تو نہیں مانگنے والی تھی، امید کا دل خوف سے دھڑکا)

"فرینڈز!" سدرہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

امید نے سکون کی سانس خارج کیے اُس کا بڑھا ہاتھ تھام لیا۔

"ایک شرط پر" اس نے مسکرائے سدرہ کو دیکھا۔

"کیا؟"

"میری دوست بننے کا مطلب ہے نو پرینکس!" امید کے سنجیدگی پر کہنے پر سدرہ نے دونوں ہاتھ ہوا میں اُٹھائے۔

"نیور" سدرہ ہار مانتے گویا ہوئی تو وہ سب ہنس دیے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ارے یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں۔۔۔ گلفام صاحب آپ آج امید کو بھی لائے ہیں، مجھے تو لگا تھا گھر بیٹھی کتابوں کو رٹے لگانے میں مگن ہو گی بچی" شمشاد قریشی امید کو دوستوں میں بیٹھے دیکھ کر ہنس کر بولتے گلفام خان کو آگ لگا گئے تھے۔

"آپ بھی حد کرتے ہیں شمشاد صاحب، آپ تو ہاتھ منہ دھوئے میری بیٹی کے پیچھے پڑ چکے ہیں۔۔۔ فائنلز میں ابھی دو ماہ باقی ہیں، اور امید ماشاءاللہ بہت ذہین فطین بچی ہے، یہ رٹے تو وہ بچے لگاتے ہیں جنہیں ایک رات پہلے بیٹھ کر پڑھائی کرنا ہوتی ہے۔۔۔ اور امید کتنی ذہین ہے کون نہیں جانتا؟ بچپن سے ان سب لوگوں کی نگاہوں کے سامنے پلی بڑھی ہے میری بچی۔۔۔ ہمیشہ اچھا رزلٹ لائی ہے" گلفام خان مسکرائے گویا ہوئے۔

"ہاہاہا! لگتا ہے آپ میری بات کو مائنڈ کر گئے ہیں!" گلفام خان کے 'ہاتھ منہ دھو کر پیچھے پڑ جانے' والے جملے شمشاد قریشی نے قہقہ لگایا تھا۔

"نہیں، نہیں ایسی کوئی بات نہیں لیکن اگر آپ نے ایک اور بار امید کی پڑھائی کے حوالے سے کوئی بات کی تو میں سمجھوں گا کہ آپ ڈر رہے ہیں کہ کہی اس بار بھی میری بیٹی ٹاپ نہ کر لے، اور پارس پھر سے پوزیشن سے ہاتھ دھو بیٹھے۔"گلفام خان نے ہنس کر حساب برابر کیا، وہاں موجود باقی سب والدین بھی اسے مزے دار سی نوک جھوک سمجھے ہنس دیے تھے جبکہ شمشاد قریشی کا تن بدن جل اُٹھا تھا۔

"یہ امید کون ہے؟ کل سے کئی بار نام سن چکی ہوں اِس کا!"سوسائٹی میں رہنے والی خاتون کی بہن جو آج کل ان کی طرف رہنے آئی تھیں، انہوں نے کان میں سرگوشی کی تھی بہن کے۔

"امید۔۔۔امید!"تھوڑا سا سر اٹھائے انہوں نے امید کو ڈھونڈا تھا۔

"وہ رہی، وہ نارنجی گرارا زیب تن کیے جو ہے، وہ امید ہے گلفام خان کی بیٹی اور اُس کے ساتھ بیٹھا لڑکا پارس، شمشاد قریشی کا بیٹا۔۔۔بہت انٹیلیجنٹ ہے دونوں بچے۔۔۔ہر بار ٹاپ ان دونوں میں سے ہی کوئی کرتا ہے۔۔۔یوں سمجھ لو پہلی پوزیشن بنی ہی صرف اِن دونوں کے لیے ہیں"امید کی جانب توجہ دلوائے وہ اپنی بہن کے سامنے اب اُن دونوں کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی جبکہ اُن کی بہن تو فقط امید کو تکے جا رہی تھی جو پارس کی کسی بات پر کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔۔۔اب وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہنستی مسکراتی مہندی کی رونقیں انجوائے کر رہی تھی۔

اور وہ محترمہ وہی ٹیپیکل رشتہ ہنٹ آنٹی بنی امید کو اپنے بیٹے کے لیے پسند کر چکی تھی۔۔۔اپنی بہن سے اُس کی اتنی تعریفیں سن انہوں نے معصم ارادہ باندھ لیا تھا کہ اُسے اپنے گھر کی بہو بنا کر رہے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ارے امید تمہارے ہاتھ خالی ہے کتنے، مہندی نہیں لگوائی تم نے؟"ہمنہ اُس کے سادہ ہاتھوں کو دیکھتی بولی۔

پارس نے بھی ایک ترچھی نگاہ اُس کے ہاتھوں پر ڈالی تھی۔

"وہ ایکسائٹمنٹ میں بھول گئی"امید کہتی کھکھلا کر ہنس دی،تو پارس بھی ہنس دیا۔

اس کا یوں بات بے بات ہنسنا پارس کے دل کو بھا رہا تھا۔

"تو اب لگوا لو!سونیا بھابھی اور گھر کی چند خواتین کے لیے مہندی آرٹسٹ کو بلوایا ہے۔۔۔تم بھی لگوا لو۔۔۔"ہمنہ نے فوراً مشورہ دیا۔

"لیکن میں کیسے وہ بھی اب جب مہندی کا فنکشن شروع ہونے والا ہے"وہ پریشانی سے بولی۔

"لو بھلا یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ تم نے کون سا بازو بھر کر لگوانی ہے۔۔۔ دونوں جانب کوئی چھوٹا سا ڈیزائین بنوا لو" ہمنہ کا مشورہ اُس کے دل کو بھایا تھا۔

"ہمم! اچھا میں پہلے ماما سے اجازت لے لوں!" وہ کہتی اُن کی سنے بنا اُٹھ کر پریشے خان کی جانب بڑھی تھی۔

"ماما!" وہ ان کی جانب آتی انہیں پکار اُٹھی۔

"السلام علیکم!" ساتھ ہی دھیمی آواز میں سب کو سلام بھی کر ڈالا۔

سامنے بیٹھی مسز نہال تو اس کے سلام پر ہی نہال ہو گئی۔۔۔ کتنی میٹھی آواز تھی اُس کی، اور خوبصورتی بھی بے مثال۔

"جی بیٹا؟" پریشے خان شیریں لہجے میں گویا ہوئی۔

"وہ ماما میں مہندی لگوا لوں۔۔۔ ہمنہ کہہ رہی ہے خالی ہاتھ اچھے نہیں لگ رہے، اور مہندی آرٹسٹ بھی موجود ہے۔۔۔ تو لگوا لوں میں، بس چھوٹا سا ڈیزائین بنواؤں گی" وہ دھیمی آواز میں اُن کے کان کے پاس بولی۔

پریشے خان نے اُس کے ہاتھوں کو دیکھا جو واقعی خالی تھے، اور پھر ایک نگاہ وہاں موجود اُس کی عمر کی تمام بچیوں کے ہاتھوں کو دیکھا جنہوں نے بھر بھر کر مہندی لگا رکھی تھی۔

مسکرائے، سر اثبات میں ہلائے انہوں نے اسے اجازت دی تو وہ مسکراتی ہمنہ کی جانب بڑھی، اور اس کا ہاتھ تھامے گھر میں داخل ہوئی جہاں تین، چار مہندی آرٹسٹ بیٹھی عورتوں کے مہندی لگارہی تھی۔

امید نے دونوں ہاتھوں کی اندرونی سائڈ پر سادہ ٹکی بنوائی تھی اور بیرونی سائڈ پر ٹکی کے سائز کا پھول کا ڈیزائین۔۔۔ مہندی کا رنگ چونکہ تیز تھا تو وہ تھوڑی دیر لگائے ہاتھ دھو چکی تھی۔

"اللہ امید دیکھو تو کتنا گہرہ رنگ چڑھا ہے تمہارے ہاتھوں پر۔۔۔ جانتی ہو جن لڑکیوں کی مہندی کا رنگ گہرہ ہوتا ہے اُن کے شوہر ان سے بہت پیار و محبت کرتے ہیں۔۔۔ اور تمہارا دیکھو تو کتنا زیادہ رنگ چڑھا ہے، حالانکہ تھوڑے سے ٹائم میں دھولی تھی مہندی تم نے "سدرہ اُس کے ہاتھوں پر آئے رنگ کو دیکھے فلسفانہ انداز میں گویا ہوئی۔

"محبت تو واقعی بہت کرتا ہوں میں!" پارس اس کی بات سنتا زیرِ لب دھیمے سے گویا ہوئے مسکرایا۔

"ایویں فضول لوجک۔۔۔ تیز کلر والی مہندی لگوائی ہے امید نے اسی کی وجہ سے اتنا رنگ آیا ہے۔۔۔ محبت کرنے والا شوہر ملتا ہے" حسام اس کی بات کی تردید کرتا آخر میں اُس کی نقل اتارے بولا۔ جہاں سدرہ کو حسام کے نقل اتارنے پر غصہ آیا وہی پارس نے بھی اُسے گھور کر دیکھا، دل چاہا اُس کی گردن مروڑ دے۔

"بچیوں جاؤسب سونیا کو لے آؤ۔۔رسم شروع کرنے کا وقت ہو رہا ہے" اس سے پہلے سدرہ حسام کو ٹکا سا جواب دیتی زبیدہ قریشی نے آئے انہیں سونیا کو لانے کو کہا تھا۔

وہ تینوں اور ساتھ میں سونیا کی دو دوستیں اُٹھتی اسے لانے کے لیے اندر چلی گئی تھی۔

ان کے جاتے ہی پارس نے غصے سے حسام کے سر پر ایک چماٹ رکھ کر دے ماری۔

"آؤچ! یہ کیوں مارا!" حسام نے اسے گھورا۔

"کبھی کبھار زبان بند بھی رکھ لیا کر!" دانت پیسے اسے برابر گھورتا وہ کیمرہ اٹھائے دروازے کی اینٹرنس پر جا کھڑا ہوا تھا جہاں سے اب سونیا بھابھی کو لایا جانا تھا، وہ اپنا کیمرہ اون کر چکا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ سب ہنستی مسکراتی کاسنی رنگ کے ڈوپٹے تلے سونیا بھابھی کو اسٹیج کی جانب لیے بڑھی۔۔۔ڈیک پر چلتے اونچی آواز میں پاکستانی گانے، پنجابی ٹپے۔۔۔امید کا چہرہ بہت زیادہ چمک رہا تھا۔

سونیا بھابھی کو بٹھائے اب فارس بھائی کو اُن کے تمام دوست لے کر آئے تھے، خوب ہلہ گلا اور ہلڑ بازی ہوئی تھی۔

اب اسٹیج سونیا بھابھی اور فارس بھائی کے دوستوں سے بھر چکا تھا ایسے میں وہ تینوں بچتی بچاتی اُن دونوں کی جانب چلی آئیں جو اُن کے دھکم پیل پھیلے بالوں پر ہنس رہے تھے۔

"اُفف! میرا تو دم گھٹ رہا تھا!" سدرہ نے آتے ہی منہ کھولے سانس بھری، اور امید اسے تو اپنے کرلز کی فکر تھی، ایسے میں ہمنہ خاموشی سے تھوڑا پیچھے جا بیٹھی جسے پارس اور حسام نے بہت غور سے دیکھا تھا۔

"کیا بات ہے ایسے یہاں کیوں آکر بیٹھ گئی؟" وہ دونوں اس کی جانب بڑھے جس کی آنکھوں میں ہلکی نمی تھی۔

"نن۔۔۔ نہیں کچھ نہیں" وہ جلدی سے بوکھلائے بولی۔

"ہمنہ کیا ہوا ہے؟ تم رو کیوں رہی ہو؟" سدرہ اور امید نے بھی چونکتے اسے دیکھا، جس کی آنکھیں مزید نم ہوگئی تھیں۔

"ہمنہ کیا ہوا ہے؟" اب کی بار پارس کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

"وہ۔۔وہ فارس بھائی کے دوست۔۔۔۔ مجھے ہاتھ لگایا!" وہ سسکتے سر جھکا گئی۔

جہاں سدرہ اور امید اُس کے قریب بیٹھی اُسے دلاسہ دینے لگی وہی پارس اور حسام کے غصے کا گراف بڑھ گیا۔

"کس نے ہاتھ لگایا تھا؟ کون تھا وہ؟" اُس کا لہجہ از حد سنجیدہ تھا۔

"پارس یہ موقع نہیں ہے۔۔۔ چھوڑدو اس بات کو!" سدرہ نے معاملے کی سنگینی کو سمجھے اسے روکنا چاہا۔

"کون تھا ہمنہ۔۔۔نام پتہ ہے؟" وہ ہمنہ کے قریب آبیٹھا۔

"نہیں" ہمنہ نے سر نفی میں ہلایا۔

کیمرہ اون کیے پارس اسے فارس کے دوستوں کی تصاویر دِکھانے لگا۔

"کون تھا اِن میں سے؟" پارس نے ان کے گروپ کی تصویر ہمنہ کے سامنے کی۔

جس پر ہمنہ نے لمحہ بھر کو غور سے تصوہر دیکھے کالی شلوار قمیض والے لڑکے کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"میں ابھی آیا!" کیمرہ وہی رکھے وہ غصے سے اٹھتا سٹیج کی جانب بڑھا۔

"امید یہ لڑکا پاگل ہو گیا ہے روکو اِسے، خوامخواہ کاڈرامہ کری۔ایٹ ہو گا۔۔۔اُس لڑکے کا نہیں معلوم مگر ہمنہ فضول میں بدنام ہو جائے گی، بڑوں میں بھی مسئلہ ہو جائے گا!" سدرہ نے فوراً امید کو سمجھایا تھا۔

"پارس جو بھی کرنے جارہا ہے بالکل ٹھیک کرنے جارہا ہے کوئی نہیں روکے گا اُسے، اُس کی ہمت کیسے ہوئی ہمنہ کو یوں ہاتھ لگانے کی۔۔۔" حسام غصے سے کھولتا اُس کے پیچھے جاچکا تھا۔

"یاخدایا۔۔۔امید بیٹھی شکل کیا دیکھ رہی ہو روکو پارس کو۔۔۔آئی ایم ڈیم شیور وہ تمہاری بات سنے گا!"سدرہ نے اُسے ہوش دلائی تو وہ سرپٹ اُن کے پیچھے دوڑی۔

"پارس۔۔۔پارس رکو میری بات سنو۔۔۔"گانوں کی اونچی آواز میں کسی کی نظر ان پر نہیں گئی تھی۔

"پلیز امید۔۔۔سٹاپ اِٹ۔۔۔میں چھوڑوں گا نہیں اسے"پارس اسے ہاتھ دکھائے غصے سے بولا۔

"پارس سمجھنے کی کوشش کرو یہ موقع نہیں اس قسم کی کسی بات کا!"

"تو تم چاہتی ہو کہ میں بھول جاؤں کہ کیسے اُس شخص نے میری دوست کو ہراس کیا؟اور اگر ہمنہ کو اِس موقع پر ہاتھ لگایا جاسکتا ہے تو بات کرنے کا بھی یہی موقع ہے"پارس غصے سے غرایا۔

"بات سمجھنے کی کوشش کرو پارس۔۔۔شادی کا گھر ہے،خوشی کا ماحول ہے،تمہارا کوئی بھی انتہائی قدم بات کو بڑھادے گا،ہمنہ خوا مخواہ بدنام ہو جائے گی،لوگ سالوں یہ بات نہیں بھولے گے،کبھی بھولے بسرے کسی کو یہ واقع یاد آیا تو لڑکے کا نام کسی کو یاد نہیں رہے گا مگر ہمنہ کا نام ہر ایک کی زبان پر ہوگا۔۔۔شام کی چائے پر لوگ بیٹھے اِس بات کو ڈسکس کیا کرے گے کہ کیسے چند سال پہلے اریب حسین کی بیٹی ہمنہ کے ساتھ یہ واقع پیش آیا تھا!لوگ اپنی کہانیاں گڑھ لے گے۔۔۔یہ کہنے

سے بھی باز نہیں آئے گے کہ 'کیا معلوم لڑکی نے ہی کوئی اشارہ دیا ہو'۔۔۔ہمنہ کی آنے والی زندگی برباد ہو جائے گی" امید کی سانس پھول گئی۔

"تو کیا میں اسے چھوڑ دوں؟ یوں جانے دوں؟"

پارس اُس کی بات کو سمجھ رہا تھا مگر وہ اس لڑکے کو یوں جانے بھی نہیں دے سکتا تھا!

"چھوڑو مت مگر یوں اسٹیج پر جا کر تماشہ نہیں لگاؤ۔۔۔ایک بار فنکشن خیر خیریت سے ختم ہو جائے تو اپنی فیملی کو بتاؤ، فارس بھائی کو حقیقت سے آشنا کرو۔۔۔یوں کم از کم ہمنہ کا نام خراب نہیں ہو گا!" امید کی بات پر حسام اور پارس نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا، چند لمحے خاموشی کے گزرے۔

پارس نے سمجھتے سر ہلایا۔وہ رک گیا تھا۔۔

"چلو ہمنہ کے پاس چلے، اسے احساس دلاؤ کہ تم اس کے دوست ہو اور اُسے اکیلا نہیں چھوڑا" اس نے سر کو ہلائے ہمنہ اور سدرہ کی جانب اشارہ کیا تھا۔

وہ دونوں سر ہلائے امید کے پیچھے چل دیے مگر ایک حقارت بھری نگاہ اسٹیج پر موجود اُس شخص پر ڈالنا نہیں بھولا تھا پارس جو پارس کو دیکھ کر نا انجانی میں مسکرا دیا تھا۔

"مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی۔۔ تمام بڑے مہندی کی رسم پوری کر چکے تھے، فارس اور سونیا کے دوست بھی انہیں مہندی لگا چکے تھے اب اُن پانچوں کی باری تھی، وہ پانچوں ایک ساتھ اسٹیج پر پہنچے تھے۔

ہمنہ کے ساتھ ہوئے واقع کے بعد اُن دونوں لڑکوں نے ایک لمحے کو بھی تینوں لڑکیوں کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا، ایک سائے کی مانند وہ ان کے ساتھ تھے۔

اسٹیج پر دلہا دلہن کے صوفہ کے ساتھ دو سنگل صوفہ اور دو چھوٹی سیٹس تھیں۔

ہمنہ کو سونیا بھابھی کے ساتھ بٹھائے، دونوں سنگل صوفہ پر امید اور سدرہ بیٹھتی اُن کے دونوں سائیڈز پر حسام اور پارس جگہ سنبھال چکے تھے۔

وہ پانچوں اب کیمرہ مین کی ہدایت پر تصاویر کھینچوانے میں مصروف تھے، جب فارس کا وہی دوست اپنے موبائل کا کیمرہ اون کیے اسٹیج کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

ہمنہ کا چہرہ یکدم خوف سے پیلا پڑا، اُس نے سختی سے امید کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"ہمایوں بھائی موبائل کا کیمرہ بند کر دے، نو پکس!" پارس کا لہجہ نہایت سپاٹ تھا۔

تمام مہمانوں اور رشتے داروں نے چونک کر پارس کے لہجے کو دیکھا۔

"ارے چھوٹے کیا ہو گیا میں تو یونہی بس میمریز کیپچر کر رہا ہوں!" ہمایوں بدوقت مسکرائے بولا۔

"بات اخلاق کی ہے ہمایوں بھائی۔۔۔اور مجھے نہیں لگتا کہ کسی اور کی بہن بیٹی کی تصاویر بنا اُن کی اجازت کے لینا کسی بھی اینگل سے اخلاق میں دائرے میں آتا ہے۔۔۔رہی بات میمری کی تو کیمرہ مین کو خاص اسی لیے بلوایا ہے ہم نے۔۔۔آپ کو خود کو زحمت دینے کی ضرورت نہیں" وہ ایک ہی وار میں ہمایوں کی طبیعت سیٹ کر چکا تھا، جو شرمندہ سا ہوتا موبائل بند کیے کرتے کی جیب میں رکھ گیا۔

"پکس ڈیلیٹ کر دے بھائی۔۔۔" اور یہ کیا تھا پارس نے آخری وار۔

جہاں ہمنہ نے تشکر بھری نگاہوں سے اپنے دوست کو دیکھا، وہی امید، سدرہ اور حسام نے بامشکل چہرے پر آتی ہنسی کو روکا تھا۔

وہ پانچوں ایک ساتھ رسم کرتے اسٹیج سے اترے اپنے ٹیبل پر جا بیٹھے تھے، کھانے کے وقت بھی پارس نے کڑی نگرانی کی تھی اُن کی۔

ایک ویٹر خاص پارس کی ہدایت پر اُن کے ٹیبل پر مختص کر دیا گیا تھا۔

مہندی کا فنکشن ختم ہوا تو تمام مہمان ایک ایک کیے رخصت ہوئے تھے، گلفام خان اور پریشے خان بھی نکلنے کو تھے جب مسز شاہین اپنی بہن مسز نہال کے سنگ اُن کی جانب چلی آئی۔

"ارے بھائی، بھابھی آپ لوگ جارہے ہیں؟" انہوں نے چونکتے سوال کیا۔

"جی بھابھی بس ٹائم کافی ہو گیا ہے۔۔۔" جواب گلفام خان نے دیا تھا۔

"اوہ! مجھے آپ کو دراصل کسی سے ملوانا تھا، ان سے ملیے یہ نزمین ہے میری سسٹر۔۔" انہوں نے اپنی بہن سے ان کا تعارف کروایا تھا۔ جس پر دونوں میاں بیوی نے ان سے سلام لیا تھا۔۔۔ مسز شاہین سے ان کا تعلق بہت اچھا تھا ایسے میں وہ ان کی بہن سے نہایت خوش اسلوبی سے ملے تھے۔

"گلفام صاحب اجازت درکار ہو تو ایک اہم بات کرنی ہے مجھے آپ سے!" مسز نہال اب اصل موضوع کی جانب آئی تھی۔

"جی اجازت ہے"

"دیکھیۓ بھائی صاحب میں گھما پھرا کر بات نہیں کروں گی۔۔۔ امید آپ کی بیٹی مجھے بہت پسند آئی ہے، میں آپ کی اجازت سے آپ کے گھر آنا چاہتی ہوں، اپنے بیٹے کے لیے آپ کی بیٹی امید کا رشتہ مانگنے" انہوں نے بات ختم کی تو دونوں میاں بیوی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"یہ۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہے، امید تو ابھی بہت چھوٹی ہے" پریشے خان سنبھلے بولی۔ ساتھ ہی اپنی بیٹی کو دیکھا جو ہمنہ کو گلے ملے ان کی ہی جانب آرہی تھی۔

"ماما بابا چلے؟" بات مزید طول پکڑی امید ان کے پاس چلی آئی تھی۔

"جی بیٹا چلے پریشے وقت کافی ہو گیا ہے "گلفام خان کا لہجہ سپاٹ تھا، گویا انہیں مسز نہال کی بات پسند نہ آئی ہو۔

"میری بات پر غور ضرور کیجیئے گا، مجھے آپ کے جواب کا انتظار رہے گا" مسز نہال ان سے کہتی، امید کو پیار کیے، اس کی بلائیں لیتی وہاں سے جا چکی تھی۔

"یہ کون تھی؟" امید ان کی اسقدر محبت پر حیران ہوئی تھی۔

"کوئی نہیں چلو چلے" وہ ماں باپ کی بات پر کندھے اچکاتی ان کے پیچھے نکل گئی تھی۔

رات کافی ہو چکی تھی ایسے میں کپڑے بدلے وہ بستر پر لیٹے ہی نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی تھی۔

اپنے کمرے میں موجود گلفام خان کو عجیب بے چینی نے آن گھیرا تھا۔ کروٹ پر کروٹ بدلے نیند نہ آئی تو اپنی جگہ سے اٹھتے وہ چپل پہنتے وہ امید کے کمرے کی جانب بڑھے، پریشے خان بھی پریشانی سے انکے پیچھے اٹھتی کمرے سے نکلی۔

دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھولے انہوں نے پر سکون سوئی امید کو دیکھا، آنکھیں ہلکی نم ہوئیں۔

"گلفام آپ رات کے اس پہریوں اس طرح امید کے کمرے میں سب خیریت تو ہے نا؟" پریشے نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ہماری بیٹی کتنی بڑی ہو گئی ہے ناپریشے؟یقین نہیں ہو تا کہ اُس کے لیے رشتہ آیا ہے۔۔۔ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کل ہی کی بات ہے جب امید پیدا ہوئی تھی اور آج اس کا رشتہ آیا ہے۔۔۔میری بیٹی اتنی بڑی ہو گئی؟"وہ نم، محبت بھری نگاہوں سے امید کو دیکھتے گویا ہوئے۔

پھر آگے بڑھ کر محبت سے اُس کا ماتھا چومے وہ کمرے سے نکل گئے تھے۔ان کے جاتے ہی پریشے خان نے بھی امید کو دیکھا تھا۔

"تم کتنی بڑی ہو گئی ہو امید۔۔۔یقین نہیں آتا۔۔۔لوگ اب تمہیں اپنے بیٹوں کے لیے پسند کرنا شروع ہو چکے ہیں۔۔۔میری پیاری بیٹی"اس بے خبر سوئے وجود پر اپنی محبت لٹائے وہ بھی احتیاط سے کمرے کا دروازہ بند کیے جاچکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

شمشاد قریشی کے گھر میں اس وقت بیٹھک لگی ہوئی تھی،دونوں میاں بیوی اور ان کے دونوں بیٹے انکے کمرے میں موجود تھیں۔

"مہندی پر کی جانے والی تمہاری اس بد تمیزی کا کیا جواز تھا پارس؟"شمشاد قریشی نے غصے سے بیٹے کو گھورا۔

"کون سی بد تمیزی؟"پارس نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔

"تم نے کس انداز میں ہمایوں سے بات کی تھی، لحاظ تک نہیں کیا کہ وہ ہمارا مہمان ہے، تمہارے بھائی کا دوست" فارس نے بھی خفا نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"میں جو کیا وہ ان کے ایکشن کا ری۔ایکشن تھا۔۔۔انہیں کس نے رائٹ دیا تھا کہ وہ یوں بنا میری دوستوں کی اجازت کے ان کی تصاویر لے؟" پارس کے لہجے میں غصہ تھا۔

"کیا ہو گیا اگر اُس نے تصویریں لیں۔۔۔شادی کا فنکشن ہیں، یہ سب نارمل ہے، اور پھر تم نے بھی تو فارس اور سونیا کی دوستوں کی تصویریں لی تھی کیمرہ میں۔" زبیدہ بیگم اب کی بار بولی تھیں۔

"جی لی تھی بالکل لی تھی مگر اُن کی اجازت سے، انہیں پبلک پراپرٹی سمجھ کر نہیں لی تھی اور نہ ہی غلط انداز میں ہاتھ لگایا تھا۔" پارس کی بات پر وہ سب چونکے۔

"کیا مطلب کیا ہے تمہاری اس بات کا؟" فارس بھڑک اُٹھا تھا، پارس نے اس کے دوستوں پر الزام لگایا تھا۔

"وہی جو آپ سمجھ رہے ہیں" پارس نے اب کی بار فارس کو دیکھا۔

"فضول گوئی سے اجتناب کرو پارس۔۔۔اور کم از کم یوں الزام تو مت لگاؤ" شمشاد قریشی نے پارس کو ٹوکا تھا۔

"جھوٹ نہیں بول رہا میں۔۔۔فارس بھائی کے اس دوست ہمایوں نے گیدرنگ کا فائدہ اٹھائے ہمنہ کو غلط نیت سے ہاتھ لگایا ہے۔۔ آپ سب کو احساس ہے اس بات کا کہ کس قدر شرمندہ ہونا پڑا مجھے اس کے سامنے ؟اپنے تمام دوستوں کے سامنے ؟جانتے ہیں کتنی مشکل سے خود پر قابو پائے میں نے تمام فنکشن گزارا؟میں چاہتا تو اسی لمحے اس شخص کے گریبان کو تھام لیتا لیکن خود پر ضبط کیا کہ میرے بھائی کا فنکشن خراب نہ ہو۔۔اور اُس شخص کی جرات تو دیکھے ؟کس قدر ڈھٹائی اور بے غیرتی سے وہ شخص تمام لوگوں کے سامنے تصویریں کھینچ رہا تھا میری دوستوں کی؟اور آپ کہتے ہیں کہ میں نے بدتمیزی کی۔۔۔اگر مجھ پر یقین نہیں تو ہمنہ،سدرہ اور امید تینوں گواہ موجود ہیں میرے پاس!چاہے تو ان سے پوچھ لیجیے گا۔۔۔سوچیں مجھے کتنی شرمندگی اٹھانا پڑی ان سب کے سامنے۔۔۔کیا سوچتے ہوگے میرے دوست کہ میرے بھائی نے کس قسم کے لوگوں سے دوستیاں پال رکھی ہے ؟"غصے سے اس کی آواز ہانپ گئی تھی۔

کمرے میں سناٹا چھا چکا تھا،فارس تو سر جھکا گیا،اب کیسے چھوٹے بھائی سے نظریں ملا پاتا۔۔۔ہمنہ کو سب جانتے تھے،ان کے سامنے ہی تو پلی بڑھی تھی وہ،اتنے سالوں کی دوستی کے باوجود بھی ان چاروں بچوں کی جانب سے اس قسم کی کوئی بیہودہ بات ان کے ماں باپ کو سننے کو نہ ملی تھی،اور اب یوں اس بچی کے ساتھ ہوا یہ واقعہ۔

"اپنے دوست کے پاس جاؤ فارس اور اسے آج کے آج یہاں سے دفعان کرو۔۔۔وہ لڑکا اب مجھے مزید کسی فنکشن میں نظر نہ آئے۔۔۔" شمشاد قریشی نے سخت لہجے میں فارس کو حکم دیا تھا۔

ہمنہ کے ساتھ ہوئے واقعہ کو سن وہ شرمندہ ہو کر رہ گئے تھے، ابھی تو بیٹے کے سامنے شرمندہ ہوئے تھے، اگر وہ بچی اپنے پیرنٹس کو کچھ بتادے تو وہ ان کے سامنے بھی شرمندہ ہو جاتے۔

فارس ان کی بات پر سر ہلائے وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ نجانے دونوں دوستوں میں کیا بات ہوئی تھی مگر ہمایوں رات و رات اپنا سامان باندھتا وہاں سے جا چکا تھا۔

"آئی ایم سوری پارس۔۔۔بہت شرمندہ ہوں میں تم سے بھی اور ہمنہ سے بھی" فارس سر اٹھانے کے قابل نہیں رہا تھا۔

"نہیں بھائی آپ شرمندہ مت ہوئیں۔۔۔شرمندگی کی بات تب ہوتی جب سچ جاننے کے باوجود بھی آپ خاموش رہ جاتے، مگر آپ نے ایکشن لیا۔۔۔ آپ کی کوئی غلطی نہیں۔۔اب سو جائے، صبح دلہا بننا ہے آپ کو، اگر یوں جاگتے رہے تو صبح تک آنکھوں تلے حلقے پڑ جائے گے۔۔" وہ ہنستا فارس کو گلے لگائے بولا، جس پر فارس بھی اسکا شانہ تھپتھپائے کمرے کی جانب چل دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بارات کا فنکشن چونکہ دوپہر کا تھا، آج امید کو پڑھائی سے مکمل چھٹی مل چکی تھی، سلور کلر کی شرٹ سکرٹ کے ہمرنگ ڈوپٹہ ایک سائیڈ پر لیے بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے وہ بارات کے فنکشن کا حصہ بنی تھی، ہمنہ جس نے ڈرتے ڈرتے فنکشن میں قدم رکھا تھا، ہمایوں نامی بلا کو وہاں ناپائے پرسکون ہوئے اس نے بھی بھرپور انداز میں فنکشن کو انجوائے کیا تھا۔۔ شمشاد قریشی تو ہمنہ کو دیکھے ایک بار پھر شرمندہ ہو گئے تھے۔

"جی انکل آپ نے بلایا؟" پارس کو کہے شمشاد قریشی نے ہمنہ کو بلوایا تھا جو اب ان کے پاس ٹیبل پر آبیٹھی تھی۔

"کیسی ہو بیٹا؟" لہجہ بے حد نرم تھا ان کا۔

"جی ٹھیک؟" اس نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔

"بیٹا مجھے سمجھ نہیں آرہی میں کیسے یہ بات کہو، میرا مطلب کن الفاظ میں تم سے معافی مانگوں۔۔ پارس نے ہمیں بتایا کل کے واقعہ کے بارے میں اور یقین مانو بیٹا میں تم سے اور تمہارے پیرنٹس سے بے حد شرمندہ ہوں۔۔۔ بیٹی نہیں ہے میری کوئی مگر بیٹی والوں کی عزت کرتا ہوں میں۔۔۔ اور تم تو پارس کے بچپن کی دوست ہو، تمہارے ساتھ یہ سب۔۔۔ میں تو تم سے نگاہیں ملانے کے بھی قابل نہیں رہا" وہ واقعی بہت شرمندہ تھے۔

ہمنہ نے چونکتے پارس کو دیکھا جس نے اسے نرم مسکان سے نوازہ تھا۔

"انکل آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں، اس میں آپ کی تو کوئی غلطی نہیں، اور جس طرح سے پارس نے میرے لیے اسٹینڈ لیا، ایم بلیسڈ!" ہمنہ نے دھیمی مسکان لبوں پر سجائے جواب دیا تھا۔

"بیٹا میں آپ کے پیرنٹس سے بھی شرمندہ ہوں، معافی مانگنا چاہتا ہوں"

"انکل! ماما پاپا کو کچھ نہیں بتایا میں نے۔۔ بہتر ہے کہ خاموش رہا جائے، جب معاملہ یہی حل ہو گیا ہے تو ان تک بات نہ ہی پہنچے تو بہتر ہیں۔۔ آپ سب میں بہت اچھے تعلقات ہیں میں نہیں چاہتی کسی تیسرے کی بناءپر یوں آپس میں رنجش اور بدگمانی پیدا ہو۔۔۔ ایکسکیوزمی!" وہ انہیں رسانیت سے ٹوکتی اجازت لیے وہاں سے اٹھ چکی تھی پارس بھی اس کے ساتھ ہو لیا۔

"کتنی پیاری بچی ہے یہ ہمنہ! اور پارس کے ساتھ کتنی اچھی بھی لگ رہی ہے نا؟" زبیدہ قریشی ٹھہری دیسی ماں، فوراً سے ہمنہ کو دیکھنے کا زاویہ بدلا تھا۔

"ہوں! مگر تمہارے بیٹے کی پسند کوئی اور ہے" گہری نگاہیں امید اور پارس پر جمائے شمشاد قریشی نے انہیں جواب دیا تھا جو ناسمجھی کے عالم میں انہیں دیکھ رہی تھی۔

امید کے ساتھ کھڑے پارس نے نجانے ایسی کیا بات کہی تھی کہ وہ کھلکھلا کر ہنس دی اور عین اسی لمحے فوٹو گرافر نے اپنے کیمرہ میں اس لمحہ کو قید کر ڈالا تھا۔

تھوڑی دیر میں نکاح کی رسم ادا کیے سونیا اپنے والدین کے سنگ اسٹیج کی جانب چلی آئی تھی

"دونوں ساتھ میں کتنے پیارے لگ رہے ہیں نا؟" پارس کے ساتھ کھڑی امید خوابدیدہ نگاہوں سے انہیں دیکھتے بولی۔

"ہم سے زیادہ نہیں" پارس دھیمی آواز میں بولا۔

"ہمم! کیا کہا؟" امید نے چونکتے پارس کو دیکھا۔

"کچھ نہیں" اس نے کندھے اچکائے۔

"میں نے سن لیا" پارس کے ساتھ کھڑی سدرہ مسکراہٹ دبائے اس کے کان میں بولی تھی۔

پارس کے آنکھیں دکھانے پر اس نے لب سینے کا اشارہ کیا جس پر وہ مسکراہٹ دباتا نظریں دوباہ اسٹیج پر مرکوز کر چکا تھا۔

"ارے امید بیٹا کیسی ہو آپ؟ ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو!" کھانے کے ٹائم پر مسز نہال اسے گھیر چکی تھی۔

"اوہ! السلام علیکم آنٹی" امید کو ان کی اسقدر والہانہ نگاہوں سے سخت چڑ ہوئی تھی۔

"ماشااللہ، ماشااللہ۔۔۔چاند جیسا چہرہ اور کوئل جیسی آواز۔۔۔بالکل میرے فراز کی پسند کے مطابق!" اس کی ٹھوڑی کو پیار سے سہلائے وہ اس کی بالائیں لیتی بولی۔

"جی؟" امید نے ٹھٹھک کر انہیں دیکھا۔

پریشے خان جو مسز نہال کو اپنی بیٹی پر یوں محبتیں نچھاور کرتے دیکھ چکی تھی، اور ساتھ ہی امید کا چڑچڑاپن بھی دیکھ چکی تھی فوراً سے بیٹی کی مدد کو بھاگی۔

"کیسی ہے مسز نہال آپ؟" امید کو نظروں سے جانے کا اشارہ کرتی وہ اب مسز نہال کو اپنے ساتھ باتوں میں مصروف کر چکی تھی، خیر بول تو بس مسز نہال رہی تھی وہ بھی اپنے بیٹے کی تعریفوں میں دونوں جہان ایک کر چکی تھیں۔

"اففف! بہت ہی کوئی عجیب عورت تھی" اپنی جگہ پر بیٹھے امید نے مسز نہال پر تبصرہ کیا تھا۔

"کون؟ کس کی بات کر رہی ہو؟" حسام کے پوچھنے پر امید نے مسز نہال کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"کیا کہہ رہی تھی؟" ہمنہ نے اب سوال کیا تھا۔

"پہلے تو میری تعریف کرنے لگی، پھر اچانک سے بولی 'بالکل میرے فراز کی پسند کے مطابق '۔۔۔ عجیب!" امید نے ان کی نقل اتاری۔

بوتل کا گھونٹ لیے پارس کو زور کا اچھو لگا تھا۔

"اوہو فراز کی پسند کے مطابق۔۔۔ تیاری پکڑ لو سب۔۔۔ امید کی شادی آنے والی ہے" ہمنہ سدرہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارے ہنس کر بولی۔

"استغفراللہ! کیسی باتیں کر رہی ہو تم دونوں اچھا اچھا بولو۔۔۔ اور ویسے بھی میں شادی نہیں کرنے والی، نہ اب نہ کبھی۔۔۔ مجھے پڑھنا ہے، ڈگری لینی ہے اور پھر بابا کا بزنس سنبھالنا ہے۔۔۔ یہ شادی وادی میں نہیں پڑنا مجھے" امید نے کانوں کو ہاتھ لگائے توبہ کی۔

"رشتے آنا شروع ہو گئے ہیں امید کے۔۔۔ تمہیں جلدی ہی کچھ کرنا ہو گا۔۔۔ زیادہ عرصہ مجھے وہ سنگل رہتی نظر نہیں آ رہی" سدرہ دھیمی آواز میں پارس سے بولی۔

"یہ تم دونوں آپس میں کیا کھسر پھسر کر رہے ہو؟" امید نے آنکھیں چھوٹی کیے ان دونوں کو گھورا تھا۔

"پارس سے پوچھ رہی تھی کہ تمہاری بارات پر کس رنگ کی شیروانی پہنے گا" سدرہ جواب دیے کھل کر ہنس دی، جبکہ پارس نے غصے سے اسے گھورتا، دانت پیستا رہ گیا۔

رخصتی کا وقت ہو چکا تھا، تمام مہمان اپنی اپنی گاڑیوں میں سوار اپنے اپنے گھروں کی جانب نکل چکے تھے۔۔۔بس کچھ قریبی رشتہ دار اور دوست جن کا ارادہ شمشاد قریشی کے گھر جانے کا تھا۔۔۔رخصتی کے بعد ہونے والی رسموں کے تحت پارس نے ان چاروں کو اپنے گھر جانے کی پیشکش تھی جس پر وہ سب ایکسائیٹڈ ہوتے قبول کر چکے تھے۔

امید بھی خوشی خوشی اپنے ماں باپ کے ساتھ گاڑی میں سوار ہوئے رسمیں دیکھنے کی خواہشمند تھی، مگر گلفام خان نے گاڑی شمشاد قریشی کے گھر روکنے کی بجائے اپنے گھر کے گیراج میں کھڑی کی تھی۔

"ماما!ہم، ہم گھر کیوں آ گئے؟" امید نے چونکتے پریشے خان سے سوال کیا تھا۔

"فنکشن کے بعد ہمیں گھر ہی آنا تھا امید؟" پریشے خان نے ابرو اچکائے اسے دیکھا۔

"نہیں وہ میرا مطلب وہ پارس بتا رہا تھا کہ کچھ رسمیں ہیں تو سب کو ان کے گھر بلایا ہے۔۔" ہاتھ ہلائے، اس نے جھجھکتے رسموں کے حوالے سے انہیں آگاہ کیا کہ شاید وہ بھول نہ گئے ہو۔

"رسمیں ان کے گھر کی ہیں امید، ہمارا وہاں کوئی کام نہیں۔۔۔اور تم نے بھی تو پڑھائی کرنی ہے، آج کافی ٹائم ویسٹ ہو گیا ہے تمہارا، کل بھی ہو گا۔۔۔تو جاؤ، کپڑے چینج کر کے تھوڑی دیر آرام کرو اور پڑھائی پر دھیان دو۔۔۔شادی کے چکر میں ایگزامز کو مت بھولو۔۔۔تمہیں یاد ہے نا

وعدہ؟ ٹاپ کرنا ہے تمھیں؟" پریشے خان کی بات پر امید کی مسکان لبوں سے ختم ہو گئی تھی۔۔۔وہ حقیقت کی دنیا میں آچکی تھی۔۔۔

ماں کی بات پر سر ہلائے، ایک تھکی نگاہ سامنے موجود گھر پر ڈالے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔وہ کیسے بھول گئی تھی کہ اس کے ماں باپ اسے شادی پر جانے کی اجازت دے دی اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ جو جی چاہے کرے۔۔۔اس کی زندگی کی ڈور ابھی بھی ان کے ہاتھ میں تھی۔۔۔الماری سے ڈھیلی سی شلوار قمیض نکالتی وہ فریش ہونے واشروم میں جاچکی تھی۔۔۔نہا کر کپڑے چینج کیے، ملازمہ سے چائے کا مگ منگوائے ابھی موبائل اُٹھایا ہی تھا کہ وہاں پارس اور ہمنہ کی ڈھیروں مسڈ کالز اسے موصول ہوئی۔۔۔پارس نے اسے کئی مسیجز بھی کر رکھے تھے۔۔۔وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ ابھی تک کیوں نہیں۔۔۔

"کیا انکل آنٹی نے منع کیا ہے؟ میں بات کرنے آؤں؟" ایک اور میسج رسیو ہوا تھا اسے۔

امید کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

"نہیں۔۔۔انہوں نے منع نہیں کیا، میری طبیعت بس اچانک خراب ہو گئی، سر میں بہت درد ہے۔۔۔چائے پی کر تھوڑا آرام کرنا چاہتی ہوں" اس نے پارس کو جھٹ ریپلائے دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد پارس کا اسے میسج موصول ہوا جس میں اسے آرام کی نصیحت کیے، اس نے پیناڈول لینے کی سخت ہدایت کی ہوئی تھی۔۔۔اس کے میسج پر مسکرائے چائے پیے وہ گھنٹہ بھر سونے کی نیت سے لیٹ چکی تھی۔۔۔

اس نے گھنٹے کا الارم لگا رکھا تھا مگر پھر بھی اٹھتے اٹھتے اسے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔۔۔ٹائم دیکھا تو رات کے کھانے میں تھوڑا سا وقت رہ گیا تھا۔۔۔بیڈ سے اٹھے وہ سٹڈی پر بیٹھتی پڑھنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔گلفام خان سے کیا وعدہ ہر صورت اسے پورا کرنا تھا۔۔۔اسے ٹاپ کرنا ہی کرنا تھا۔۔۔دل پارس کے لیے بھی فکرمند تھا مگر وعدہ بھی تو وفا کرنا تھا۔۔۔کچھ دیر بعد گلفام خان اسے ڈنر کے لیے خود بلانے آئے تھے۔۔۔امید انہیں دیکھ کر چونک اٹھی۔

"بابا آپ؟"

"ہمم! سوچا تمہیں خود بلالاؤں۔۔۔کیا کر رہی ہو؟" ساتھ ہی نگاہ اس کی کتابوں پر ڈالی۔

"وہ نیومیریکلز۔۔۔" امید نے رجسٹر کی جانب اشارہ کیا۔

"دکھاؤ تو۔۔۔" وہ اس سے رجسٹر تھامے اب ویسے ہی چند ایک سوال کرنے لگے جن کا امید جواب دینا شروع ہو گئی تھی۔

آخری سوال کے بعد ان کے لبوں پر گہری مسکان در آئی۔۔۔انہوں نے ایک قسم کا امید کا سرپرائز ٹیسٹ لیا تھا اور امید اس میں کامیاب ٹھہری تھی۔۔۔اس کی تیاری سو فیصد تھی۔۔۔ٹاپر وہی تھی انہیں یقین آچکا تھا۔

"چلو کھانا کھانے چلے، تمہاری ماما ویٹ کررہی ہیں!" وہ رجسٹر بند کیے اسے ٹیبل پر رکھے امید کو ساتھ لیے نیچے چلے آئے تھے۔

کھانے کے وقت امید نے چور نگاہوں سے اپنے والدین کو دیکھا تھا۔۔۔وہ دونوں آج ضرورت سے زیادہ ہی خوش نظر آرہے تھیں۔۔۔

"شاید بابا نے کوئی بہت بڑی ڈیل کریک کی ہوگی" خود سے ہی سوچتی کندھے اچکاتی وہ اپنی پلیٹ پر جھک گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

شادی کے فنکشنز ختم ہوئے، جو تھوڑی بہت انجوائمنٹ تھی وہ بالکل ختم، اب کمر باندھنے کا آچکا تھا۔۔۔بورڈ ایگزامز میں ٹاپ کرنے کی ریس شروع ہوچکی تھی۔۔۔کالج سے اکیڈمی اور پھر اکیڈمی سے گھر کا کمرہ۔۔۔امید اور پارس کی زندگی بس یہی تک کی ہوکر رہ گئی تھی۔

"پارس؟" اکیڈمی سے واپس آتی امید نے کچھ سوچتے پارس کو پکارا۔

"ہوں؟"

"تم نے۔۔۔تم نے فارس بھائی سے بات کی؟"امید کا اشارہ کس جانب تھا وہ اچھے سے سمجھ چکا تھا، سر نفی میں ہلایا تھا اس نے۔

"تمہیں ان سے بات کر لینی چاہیے پارس یہی مناسب موقع ہے، شادی کے فنکشنز ختم ہو چکے ہیں۔۔۔اب کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔۔۔تم ان سے ابھی بات کر لو تو بہتر ہے۔۔۔ایگزامز شروع ہونے والے ہیں۔۔۔بابا سے وعدہ لیا تھا کہ ٹاپ کروں گی اسی شرط پر فارس بھای کی شادی میں شریک ہو پائی۔۔۔مجھ پر ٹاپ کرنے کا بہت پریشر ہے پارس۔۔۔اسی لیے چاہتی ہوں کہ تم فارس بھائی سے بات کر لو۔۔۔کل کو اگر میں نے ٹاپ کر لیا تو کم از کم تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اس سے۔۔۔میں نہیں چاہتی میری وجہ سے تمہیں زرا سی بھی تکلیف پہنچے۔۔۔"وہ فکر مندی سے اسے دیکھے بولی۔

پارس اس کی فکر پر مسکرا دیا تھا۔

"میں آج ہی ان سے بات کر لوں گا امید۔۔۔تم فکر مت کرو۔۔۔مجھے کچھ نہیں ہو گا!"وہ امید کو پر سکون کیے اپنے گھر کی جانب بڑھ چکا تھا، امید نے بھی اپنے گھر کا گیٹ کھولے اندر جا چکی تھی۔

امید سے بات کیے پارس نے جیسے ہی قدم گھر میں رکھا تو اسے زور کا جھٹکا لگا۔۔۔سامنے ہی فارس بھائی اور سونیا بھابھی کے سوٹ کیس موجود تھے،فارس بھائی زبیدہ قریشی سے گلے مل رہے تھے۔

"آپ کہی جارہے ہیں بھائی؟"سوٹ کیس پر نگاہ ڈالے پارس نے اندر قدم رکھا۔

"ہاں میں اور تمہاری بھابھی گھومنے جارہے ہیں"

"یوں اچانک؟"

"ارے یار۔۔۔شادی شدہ لوگوں کے پلانز یوں اچانک ہی بنتے ہیں۔۔۔جب تمہاری ہوگی تب پتہ چلے گا تمہیں!"فارس بھائی اس کا شانہ تھپتھپائے بولے۔

"اوہ!اچھا!اچھی بات ہے"پارس بامشکل مسکرایا۔

ملازم ان کے سوٹ کیس اٹھائے گاڑی کی ڈگی میں رکھنا شروع ہوچکا تھا۔

"فارس بھائی!وہ کچھ بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔اگر پانچ منٹ مل جاتے تو"

"یار پارس زیادہ امپورٹینٹ ہے؟دراصل فلائیٹ کا ٹائم ہونے والا ہے اور ہم پہلے ہی لیٹ ہوچکے ہیں"فارس نے ہاتھ پر بندھی گھڑی کو دیکھے عجلت میں کہا تھا۔

"نہیں اتنی بھی امپورٹنٹ نہیں۔۔۔اگلی بار سہی" وہ بدوقت مسکرائے ان کے ساتھ ہی انہیں سی۔اوف کرنے باہر چلا آیا۔

وہ اتنی دیر تک باہر کھڑا رہا جب تک کہ فارس کی گاڑی نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گئی تھی۔۔جھکے سر اور کندھوں سمیت اس نے واپس گھر میں قدم رکھا، جانتا تھا کہ چند دنوں کے لیے بنی یہ جنت ایک بار پھر سے جہنم کا روپ دھارنے والی تھی۔

جاری ہے۔۔۔